کسی نے نہ دیکھا

تحریر: سعید آل رسول

مترجم: سید نیاز علی رضوی ہندی

نقاشی: امیر نسّاجی

قسمت کودکان و نوجوانان بنیاد بعثت

www.nehzatetarjome.ir

مرکز چاپ ونشر بنیاد بعثت

نام کتاب : کسی نے نہ دیکھا - مجموعہ "معصومینؑ کے ساتھ" سے حضرت امام محمد تقیؑ کی زندگی کے مطابق ایک داستان

تحریر : سعید آل رسول

مترجم : سید نیاز علی رضوی ہندی

نقاش : امیر نساجی

کتابت : رضوان رضوی ہندی

تہیہ و تنظیم : قسمت کودکان ونوجوانان بنیاد بعثت

چاپ اول : ۱۴۱۴ ہجری قمری ، ۱۹۹۴ عیسوی

پتہ : تہران خیابان سمیہ شمارہ ۱۰۹

فون : ۸۸۲۲۲۴۴ فاکس ۸۸۲۱۳۷۰ (۰۲۱)

ٹیلکس : ۲۱۲۰۸۰ BSAT . IR پوسٹ کوڈ ۱۳۶۱-۱۵۸۱۵

جملہ حقوق محفوظ ہیں

www.nehzatetarjome.ir

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبح کا وقت تھا، صبح کی شفاف ہوا گھر میں موج مار رہی تھی، میں نے آنگن میں کھڑے بلند و بالا کھجور کے تناور درخت پر نظر ڈالی۔ میں اسے شام تک کے لئے خدا حافظ کہنا چاہتا تھا لیکن میری ماں کی کپکپاتی آواز نے بڑھتے ہوئے قدم روک لئے۔

بیٹا : ـــ بیٹا ـــ :

میں کھڑکی کے قریب واپس آیا جس سے کمرے کی تمام چیزیں صاف نظر آتی تھیں۔

مجھے وہ تو نظر نہ آئیں لیکن ان کی آواز سنائی دی،

گھر میں دودھ نہیں ہے ...! بازار سے لیتے آؤ ...!

کئی دن ہوئے بیماری کی وجہ سے گھر سے باہر نہیں نکلا تھا اسی لئے گھر میں جو کچھ تھا ختم ہو چکا تھا۔

میں نے بلند آواز سے جواب دیا ـــ جی اچھا !

دروازہ کا تالا کھولا۔ کھجور کی سبز ٹہنیاں صبح کی ٹھنڈی ہوا سے اٹھکھیلیاں کر رہی تھیں۔

میں نے ان پر آخری نگاہ ڈالی اور گھر سے باہر نکل گیا ـــ

www.nehzatetarjome.ir

شہر "سامرہ" پھلوں کے درخت سے بھرا ہوا تھا۔ گلیوں میں پھول کی خوشبو بسی ہوئی تھی۔ گھر کی دیواروں سے درخت کی شاخیں جھانک کر راہیوں کو سلام کرتی تھیں ـــــ جدھر سے گذرئیے صاف سفاف چشمے قدم قدم پر نظر آتے تھے ـــــ

جو شخص بھی ان راہوں سے سیر و تفریح کی غرض سے گذرتا، دلکش اور خوبصورت مناظر دیکھ کر شاد ہو جاتا۔ ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل جاتی تھی ـــــ

بازار پہونچ کر میں ایک دودھ کی دوکان پر ٹھہر گیا، سلام و مزاج پرسی کے بعد دوکاندار نے کہا : خالد کے بیٹے : ـــ

کئی دن سے نظر نہیں آئے . . . ؟

میں نے اس سے کہا۔ ادھر چند دنوں سے بستر بیماری پر پڑا ہوا تھا، گھر میں ہی آرام کر رہا تھا، وہ پیشانی پر سلوٹیں ڈال کر تعجب سے بولا تو تم شہر کے حالات سے بے خبر ہو؟

میں نے جواب دیا : ہاں : اگر کوئی خاص خبر ہو تو بتاؤ ـــ!

وہ فوراً میری طرف جھک کر کہنے لگا۔ کل ایک قیدی کو لایا گیا ہے : کہتے ہیں پیغمبری کا دعویدار ہے وہ شام کا رہنے والا کوئی بوڑھا ہے ـــ

www.nehzatetarjome.ir

www.nehzatetarjome.ir

یہ خبر سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی میں نے دل میں کہا : . . . . آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی اپنے آپ کو پیغمبر کہے ؟ کیا حضرت محمدؐ خدا کے آخری پیغمبر نہیں تھے ؟

غیرارادی طور پر اپنی جگہ سے اٹھا اور بلا سوچے سمجھے یوں ہی چل پڑا ۔ دودھ والے نے بھی آواز دی : ـــ خالد کے بیٹے ! کہاں جا رہے ہو ؟

میں نے کوئی جواب نہیں دیا ۔ قدم بڑھاتے ہوئے میں سوچ رہا تھا کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی وفات کو دو سو سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے ۔ تمام لوگوں نے ان کا دین قبول کر لیا ہے یہ بڈھا آخر کیا کہنا چاہتا ہے ۔ ؟

اپنے کو پیغمبر کیوں کہلوا رہا ہے ؟

مجھے ہوش آیا تو جیل کی بلند و مستحکم دیواروں پر نظر پڑی ۔ میں آپ کو یہ بتانا فراموش کر بیٹھا تھا کہ اس وقت شہر سامرہ سر سبز و خوبصورت ہونے کے باوجود ایک فوجی شہر تھا ۔

www.nehzatetarjome.ir

حکومت کے کارندے اور شمشیر بردار سپاہی ہر طرف گھومتے پھرتے نظر آتے تھے۔ اس شہر کے مشہو محلّوں میں ایک عسکر بھی تھا۔ شہر کا جیل بھی اسی محلّہ میں تھا۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا جیل کی برجیاں بادلوں میں پیوست ہوگئی تھیں۔ دیواریں ہمیشہ سے زیادہ بلند و بالا اور مستحکم نظر آرہی تھیں میں نے دل میں کہا: کیا کروں؟ اس شامی کے حالات کیسے معلوم ہوں گے؟

اچانک مجھے ایک پرانے دوست کا خیال آیا: وہ میرا بچپن کا ساتھی تھا۔ اور اب جیل میں ملازمت کر رہا تھا۔ عرصہ سے اس سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ اسکا کچھ اتہ پتہ بھی نہیں تھا۔ یہ سوچ کر آگے بڑھتا گیا کہ شاید اس سے مردِ شامی کے حالات دریافت کرنے میں مدد ملے۔ اب میں جیل کے بڑے پھاٹک پر پہونچ چکا تھا۔ میں نے جیل کے سنتریوں سے جو نوکیلے نیزے لئے مستعد کھڑے تھے اپنے دوست کے بارے میں سوال کیا۔ جیل کے ملازم اسے پہچانتے تھے۔ لیکن انھوں نے کہا کہ تقریباً ایک سال ہوا اسکا تبالہ سامرہ سے بغداد میں ہوگیا ہے۔ اب وہ خلیفہ کے خصوصی دستہ میں شامل ہو چکا ہے۔ موقع غنیمت ہاتھ آگیا تھا۔ میں نے خلیفہ کے اس مخصوص محافظ سے جان پہچان اور دوستی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جیل کے سنتری سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے اس بوڑھے قیدی سے ملادو۔ بڑی خوشامد برآمد کے بعد معاملہ طے پایا۔

میں نے خوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکا شکریہ ادا کیا، اس سے وعدہ کیا کہ اس محبت

www.nehzatetarjome.ir

کابدلہ کسی نہ کسی دن چکاؤں گا۔

اسکے بعد میں نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہا: خدایا! تیرا شکر گذار ہوں میں نے دیکھا اب سورج بادل سے جھانک کر مسکرا رہا تھا۔

جیل میں اندھیرے اور سیلن کی بو بھری ہوئی تھی، دالان کے اندر دالان، نیچی چھتیں، کچی دیواریں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھتا رہا، اگر چراغ کی روشنی نہ ہوتی تو خود اپنے قدم بھی نظر نہ آتے، آہ و زاری، نالہ و فریاد کی آوازیں، زنجیر کی جھنکاریں، پورے قیدخانہ میں گونج رہی تھیں، در و دیوار سے ڈر لگ رہا تھا۔ کچھ دالانوں کو پار کیا تو ایک پرانے لکڑی کے دروازے

www.nehzatetarjome.ir

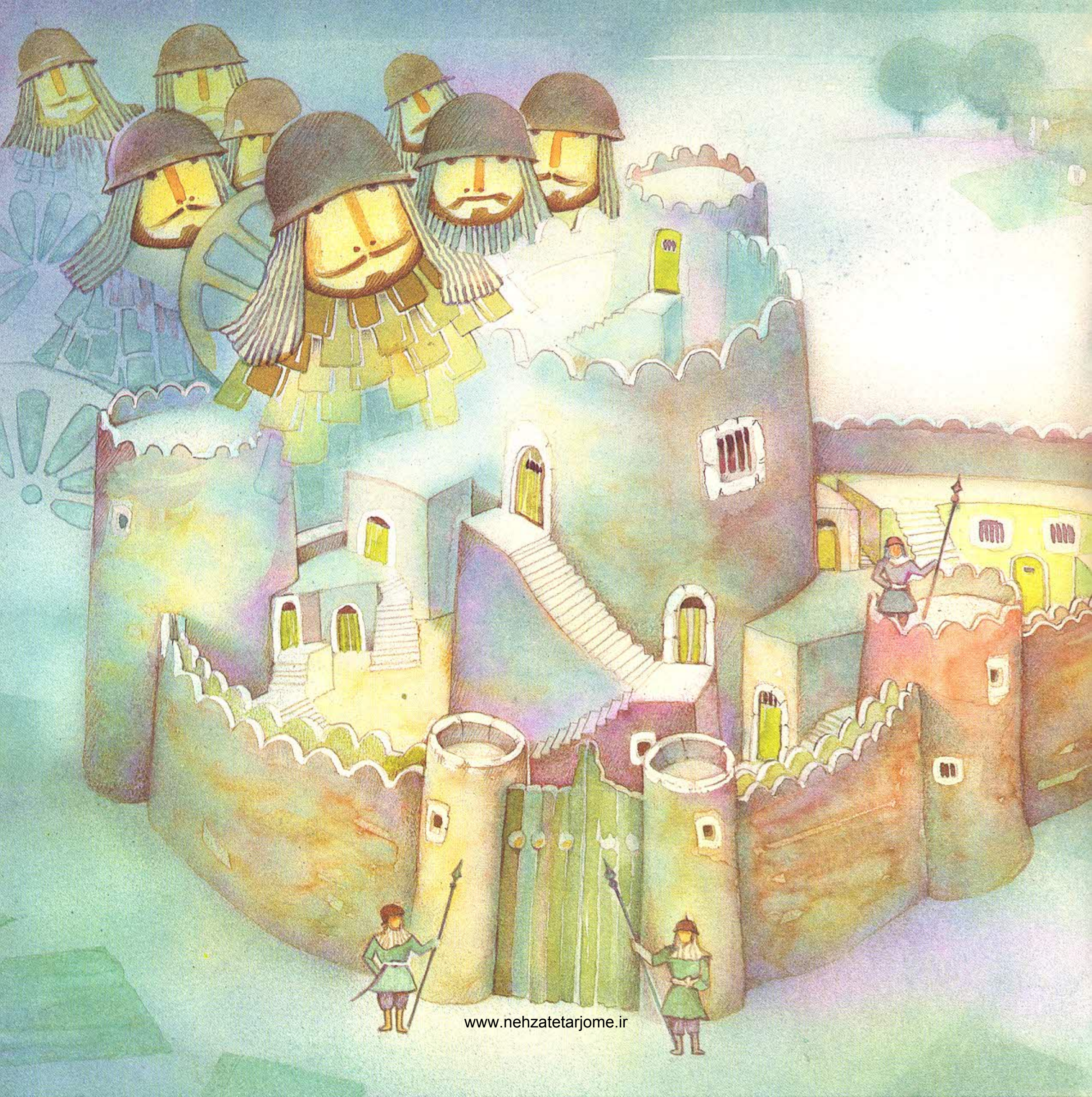

www.nehzatetarjome.ir

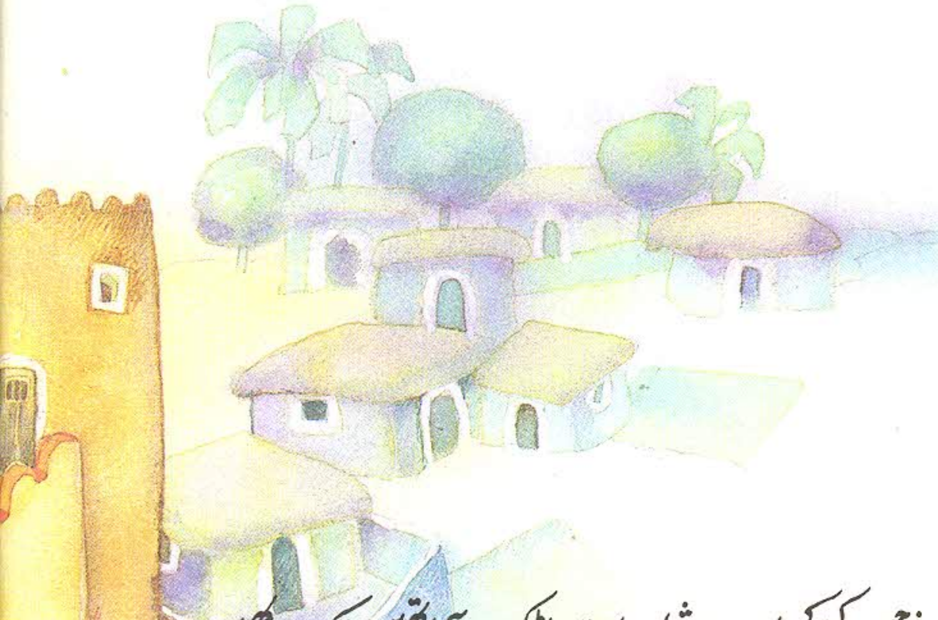

کے سامنے پہونچا۔ سنتری نے جس کی کمر میں بے شمار چابیاں لٹک رہی تھیں، ایک چابھی گھماکر آہنی تالا کھولا، پھر دروازے پر لات جمائی، ــــ چر چراہٹ کی ایک دلخراش آواز کے ساتھ دروازے کے پٹ کھل گئے، قید خانہ کا ملازم ہاتھ میں روشن چراغ لئے تیزی سے کمرے میں داخل ہوا وہ روشنی ایک بڈھے کے چہرے پر جاکر ٹک گئی۔ یہ وہی بڈھا تھا جس کے لئے مشہور تھا کہ پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے ــــ میں نے ملازم سے چراغ لیا اور چند سیڑھیاں اتر کر اس کے قریب پہونچ گیا۔ بڈھے نے کچھ نہیں کہا، پہاڑ کی طرح ایک گوشے میں بیٹھا رہا، اسکے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے، اس کے گرد ایک کوزۂ آب اور مٹی کے مٹکے کے سوا کچھ بھی نہ تھا، اس نے اپنی پلکیں اٹھائیں، اور ایک نظر مجھے سر سے پیر تک دیکھا، میرا دل لرز گیا ــــ

www.nehzatetarjome.ir

www.nehzatetarjome.ir

میں آہستہ سے اس کے قریب جاکر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر تک خاموشی رہی، اس کے بعد
اگرچہ مجھے بات کرنے کی تاب نہ تھی پھر بھی میں نے پوچھا :

لوگ کہتے ہیں کہ تم اپنے آپ کو پیغمبر سمجھتے ہو۔ کیا یہ سچ ہے ؟

بوڑھے مرد نے سکون کے ساتھ میری طرف سے نظریں موڑ کر زمین کی طرف دیکھتے ہوئے ایک ٹھنڈی سانس لی اور کہا : افسوس! کہ لوگ کتنے سادہ لوح ہیں، "کس آسانی سے بات مان لیتے ہیں" ــ اسکی آواز میں درد و غم چھپا ہوا تھا ــ میں نے پوچھا :

یعنی آپ کی پیغمبری کے دعوی کی بات سچی نہیں ہے ؟

بوڑھے مرد نے گردن ہلا کر آہستہ سے کہا نہیں ــــ!

میری حیرت بڑھ گئی، میں سوچنے لگا یہ بوڑھا کون ہے؟ اسکو قید خانے میں کیوں لایا گیا ہے؟ لوگ پیغمبری کے دعوے کا اس پر الزام کیوں لگا رہے ہیں؟

میں نے اس کے ہاتھ پکڑ لئے اور گڑگڑا کر اصرار کرنے لگا کہ مجھ سے حقیقت بیان فرمایئے۔ انھوں نے میری بات مان لی۔ اور اس طرح بیان کرنا شروع کیا ــــ!

"واقعہ شام کی ایک مسجد سے شروع ہوتا ہے۔ عرصے سے میں وہاں نماز پڑھتا تھا۔ اور عبادت خدا کیا کرتا تھا۔ ایک دن ہاتھ بلند کر کے دعا مانگ رہا تھا، کہ اچانک ایک آواز کی طرف متوجہ ہوا، کوئی کہہ رہا تھا : کھڑے ہو جاؤ !

www.nehzatetarjome.ir

میں نے آواز کی طرف توجہ کی تو دیکھا کہ ایک پاک نفس انسانی ملکوتی چہرہ لئے میرے سامنے کھڑا ہے۔ میں غیر ارادی طور پر اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا، اور ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا، تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ مرد بزرگ ایک بلند و بالا مسجد کے گنبد کے سامنے کھڑا ہو گیا، اور میری طرف رخ کر کے پوچھا۔ اس مسجد کو پہچانتے ہو؟

میں نے جواب دیا جی ہاں! یہ مسجد کوفہ ہے۔

وہاں سے نماز پڑھ کر ہم باہر نکلے، اور ابھی چند قدم ہی بڑھائے تھے کہ اپنے آپ کو مدینۂ منورہ میں مسجد رسولؐ کے روبرو پایا، ہم لوگوں نے وہاں بھی نماز پڑھی اور پھر آگے بڑھ گئے۔ چند قدم کے بعد اچانک خود کو مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کے قریب کھڑا پایا۔

خانۂ کعبہ کا طواف کر کے تھوڑی دور چلے تھے کہ اپنے کو شام میں پایا، اسی جگہ جہاں اس حیرتناک سفر سے پہلے میں عرصے سے عبادت خدا کیا کرتا تھا، اسی لمحہ وہ شخص میری نظروں سے غائب ہو گیا اور مجھے حیرت کے سمندر میں غرق تنہا چھوڑ گیا۔!

اس واقعہ کو ایک سال گذر گیا یہاں تک کہ ایک رات دوبارہ یہی واقعہ اور اسی سفر کی تکرار ہوئی، البتہ اس بار جب وہ تشریف لے جانے لگے تو میں نے خدا کی قسم دے کر ان سے پوچھا کہ للہ اپنا نام بتا دیجئے۔

جانتے ہو وہ کون بزرگوار تھے؟ حَضرتِ جَوادْ مُحمَّد تَقیِ عَلَیْہِ السَّلاٰم، شیعوں کے

www.nehzatetarjome.ir

نویں امام ـــ:

اس بوڑھے کی باتیں میرے دل میں اتر گئیں، جب وہ خاموش ہوا تو صرف ایک بات سوال بن کر میرے ذہن میں گونج رہی تھی، سوال یہ نہیں تھا کہ امام جواد علیہ السلام نے کیسے یہ کام انجام دیا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ خدا کے خاص بندے ہیں اور خداوند عالم اپنے خاص بندوں کی اپنے بے پناہ علم وقدرت سے مدد کیا کرتا ہے ـــ

وہ خدا جس کے حکم سے آسمان وزمین، ستارے، آفتاب وماہتاب، سبھی کچھ پیدا ہوئے ہیں، آسانی سے ایک انسان کو ایک لمحہ میں دنیا کے اس کنارے سے اس کنارے تک

www.nehzatetarjome.ir

www.nehzatetarjome.ir

پہونچا سکتا ہے، اسی لئے میں نے بوڑھے سے یہ نہیں پوچھا کہ یہ واقعہ کیسے ممکن ہے ؟
بلکہ میں نے سوال کیا کہ اس واقعہ کا دعوائے پیغمبری سے کیا ربط ہے ؟
بوڑھے نے میری طرف سر گھمایا ۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے بھرّائی ہوئی آواز میں کہا : قسم خدا کی میں نے کبھی اپنے کو پیغمبر نہیں کہا ہے ۔ یہ سب جھوٹ ہے، صرف میری غلطی یہ ہے کہ میں نے اس واقعہ کو اپنے ارد گرد بیٹھنے اور جاننے والوں سے بیان کر دیا، اور انھوں نے دوسروں سے کہا اور یہ بات رفتہ رفتہ محمد بن عبد الملک کے کانوں تک پہونچ گئی، اس نے حکم دیا کہ مجھ کو دعوائے پیغمبری کا الزام لگا کر تمھارے شہر میں قید کر دیا جائے ـــــ :
میں محمد بن عبد الملک کا نام سن کر کانپ اٹھا، آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا اور خود اپنے خیال

www.nehzatetarjome.ir

میں کھو گیا۔ وہ خلیفہ کا سنگدل اور خونخوار وزیر تھا۔ دوست دشمن کسی کو نہیں پہچانتا، کسی پر رحم نہیں کرتا، اس نے حکم دیا تھا کہ ایک تنور تیار کیا جائے جسکی دیواروں میں چھوٹی بڑی کیلیں ٹھونک دی جائیں ـــ وہ اس تنور کو روشن کر کے جسے چاہتا اسی میں جھونک دیا کرتا تھا۔

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے، اس بوڑھے کی حالت پر ترس آگیا، میں نے سوچا: ممکن ہے اس بوڑھے کے متعلق وزیر کو غلط اطلاع دی گئی ہو، ایسا نہ ہو صرف دھوکے یا جھوٹی رپورٹ کے تحت یہ شخص بھی وزیر کے عتاب کا شکار ہو جائے، قبل اس کے کہ دیر ہو جائے قید سے اسکی نجات کے لئے کوئی سبیل کرنی چاہیئے ـــ

اتنے میں سنتری کی آواز عقب سے بلند ہوئی: آپکا وقت ملاقات ختم ہو گیا۔ :

بادل ناخواستہ میں اس بوڑھے کے پاس سے اٹھا، اور اسکو گھپ اندھیرے میں تنہا چھوڑتے ہوئے میں نے کہا: مجھ سے جو بھی ہو سکا آپ کی نجات کی سبیل کروں گا۔

لکڑی کے پرانے دروازے کے پاس پہونچ کر جو ابھی بند ہو جانے والا تھا، میں نے دیوار سے لگے ہوئے اس بوڑھے شخص پر نظر ڈالی، اس نے مسکراتے ہوئے مجھے خدا حافظ کہا:

میں زندگی میں کبھی بھی ان نگاہوں کو فراموش نہ کر سکوں گا ـــ

● ● ●

www.nehzatetarjome.ir

گھر پہونچ کر میں غمگین واداس ایک گوشے میں بیٹھ گیا۔ میری ماں میرے پاس آئیں، اور
پوچھا؟ دودھ کا برتن کہاں ہیں ؟
صبح کا پورا واقعہ یاد آگیا، میں نے ماں سے شروع سے آخر تک پوری داستان بیان کر
کے کہا : اس بوڑھے زندانی سے ملاقات کے شوق میں سب کچھ ذہن سے نکل گیا تھا۔ میں
بازار سے دودھ خریدنا بھی بھول گیا ـــ ماں نے پیار سے کہا :
یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، اپنے اس پرانے دوست کو جو اسوقت خلیفہ کا مخصوص محافظ
ہے خط لکھو اور اس سے کہو کہ پوری تفصیل وزیر کے سامنے صحیح طور پر بیان کرے ـــ یہ
بات سنتے ہی میں اچھل پڑا ایک عجیب لذت کا احساس رگ و پئے میں دوڑ گیا ـــــ
قلم و کاغذ اٹھا کر تمام تفصیل لکھ ماری ـــ

www.nehzatetarjome.ir

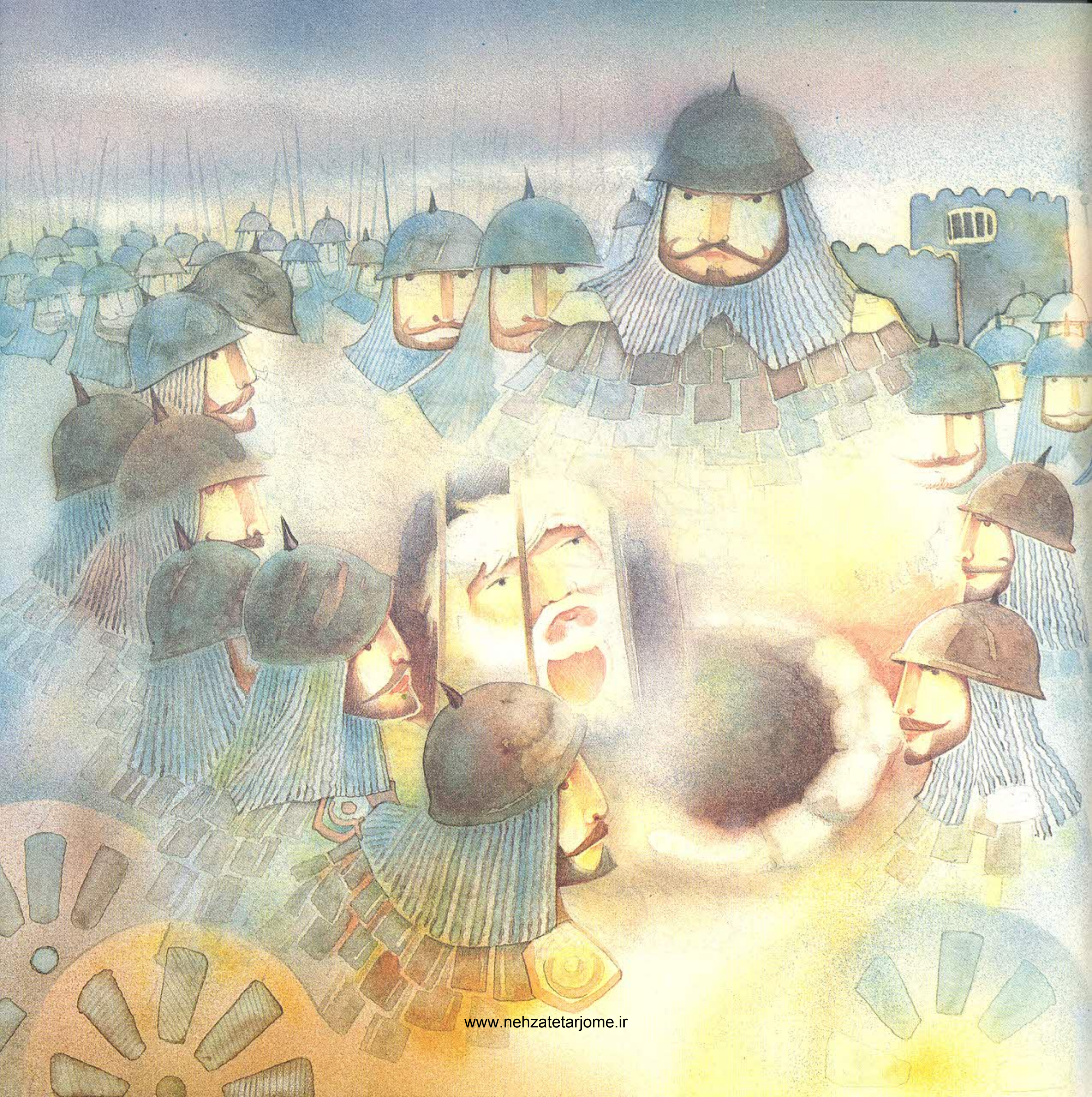

www.nehzatetarjome.ir

اس واقعہ کو کئی دن گذر گئے اس بوڑھے کے انجام کی طرف سے میں شب و روز پریشان رہتا تھا، ہر نماز کے بعد اس کے لئے دعا کرتا تاکہ اسے قید خانے سے رہائی مل جائے، ہر رات گھر میں داخل ہوتے ہی ماں سے سوال کرتا: ابھی تک کوئی خط یا پیغام آیا یا نہیں؟

ماں جواب دیتیں ـــ نہیں ـــ!

بالآخر ایک دن صبح سویرے دروازے کے کھٹکھٹانے کی آواز آئی اٹھ کر دروازہ کھولا میرے سامنے ایک جوان گھوڑے کی لجام ہاتھ میں لئے کھڑا تھا، چہرے سے تھکنت کے آثار تھے، لباس اور بدن سفر کی دھول میں اٹا ہوا تھا: مجھے سلام کرکے کہا:

میں بغداد سے آرہا ہوں ـــ آپ کے لئے ایک خط ہے ـــ

میں نے خوشی خوشی اس سے خط لیا، اور اسے خدا حافظ کہہ کے جلدی سے خط کھولا ـــ پڑھ کر زبان حلق میں سوکھنے لگی ـــ

خلیفہ کے وزیر محمد بن عبد الملک نے اپنی تحریر میں لکھا تھا: "وہی شخص جس نے بوڑھے کو ایک رات میں شام سے مدینہ اور مکہ کی سیر کرائی تھی اور پھر واپس بھی پہونچا دیا تھا، اسی سے کہو کہ اس کو زندان سے رہا بھی کر دے ـــ

وزیر نے وہی شخص سے "حضرت امام محمد تقی علیہ السلام" کو مراد لیا تھا ـــ

میرے ماتھے پر پسینہ کے ٹھنڈے قطرے جم گئے تھے، میں نے انھیں رومال سے خشک

www.nehzatetarjome.ir

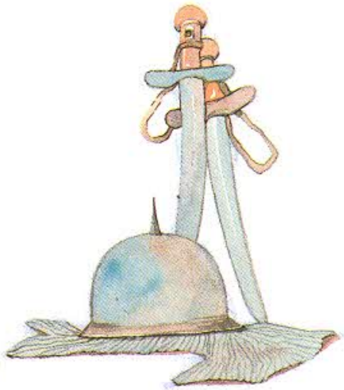

کیا۔ میری ماں بالکل خاموش کھڑی تھیں گویا وہ بھی پریشان و غمگین ہوں ــــــ

میں نے طے کر لیا کہ اس بوڑھے کی ملاقات کے لئے جیل میں دوبارہ جاؤں گا، اور اس سے کہوں گا کہ جب تک رہائی کی کوئی صورت پیدا نہ ہو صبر کرے، اسی خیال کے تحت دروازہ بند کر کے گلی میں نکل پڑا ــــــ

میں نے سمجھا تھا کہ وزیر نے اس بوڑھے کو واقعہ سے بے خبری کی وجہ سے قید کیا ہے لیکن اب سمجھ میں آیا کہ وزیر جانتا تھا وہ بے گناہ امام محمد تقی علیہ السلام کا شیعہ ہے ۔ اور اسکو معلوم تھا کہ حضرت کی طرفداری، خلیفہ عباسی کی ظالم حکومت نیز وزیر اور دیگر ستمگروں کی چولیں ہلا سکتی ہے ۔

اسی لئے خلیفہ اور اسکا وزیر کسی کو امام علیہ السلام کے متعلق بات کرنے کی بھی اجازت نہ دیتا

www.nehzatetarjome.ir

تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ امام علیہ السلام کی خوبیوں سے آگاہ ہوں ۔

قید خانے کی دیوار دیکھتے ہی گذشتہ خوفناک مناظر آنکھوں میں گھوم گئے ۔ تنگ اور تاریک دالان چھوٹی چھوٹی کوٹھریاں اور وہ بھی اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ۔ زنجیروں اور قیدیوں کے سسکنے کی آوازیں ، مجھے بوڑھے قیدی کا خیال آگیا، جو اکیلا اداس بغیر کسی یار و مددگار کے قید خانہ میں بیٹھا ہوا تھا ۔

میں نے دور سے ہی جیل کے سنتریوں کو دیکھا کہ ادھر ادھر بھاگ دوڑ مچائے ہوئے ہیں ۔ اور قریب گیا سبھی ناراض اور غصّے میں بھرے ہوئے تھے، میں سخت حیرت میں تھا ۔ دیکھا کہ قید خانہ کے دو سنتری کھڑے آپس میں باتیں کر رہے ہیں، میں نے ان کے قریب جاکر پوچھا، : کیا ہوا کیا بات ہے : ان میں سے ایک ہاتھوں کو پروں کے مانند ہوا میں لہرا کر بولا : ایسا لگتا ہے کہ اڑ گیا ہے ۔

www.nehzatetarjome.ir

www.nehzatetarjome.ir

دوسرا بولا: شاید اس کو زمین نے سوکھ لیا ہو پانی کی بوند کی طرح۔
میں نے حیرت سے پوچھا: کس کے متعلق آپ لوگ بات کر رہے ہیں؟
انھوں نے جواب دیا، وہی شامی بوڑھا، جو یہاں قید تھا، کسی نے بھی نہ دیکھا کہ وہ کیسے قید خانے سے نکل گیا۔

میرا تمام وجود خوشی سے جھوم اٹھا۔ دل چاہا نعرہ لگاؤں، اور خدا کا شکر ادا کروں۔ میں جانتا تھا کہ اس خبر سے تمام مسلمان خوش ہو جائیں گے، مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ میری طرح ہر مسلمان سمجھ جائے گا کہ امام جواد علیہ السلام اپنے بے گناہ دوستوں اور ناموں کو فراموش نہیں کرتے حتی اس وقت بھی جب بظاہر تمام راستے مسدود ہو جائیں، وہ خدا کی مدد سے اپنے دوستوں اور فرمانبرداروں کی جان بچانے کے لئے اقدام کرتے ہیں۔

نوٹ:
۱۔ "سامرا" اصل میں "سُرَّ مَن رَاٰ" تھا" یعنی جس نے دیکھا خوش ہو گیا۔
۲۔ اس داستان کے راوی "علی بن خالد" ہیں۔
۳۔ "عَسکَر" فوجی چھاؤنی کو کہتے ہیں۔
۴۔ محمد بن عبد الملک زیّات خلفائے عباسی کے تین مشہور وزیروں میں سے ہے۔
۵۔ یہ واقعہ عباسی خلیفہ "معتصم باللہ" کے دور کا ہے۔

www.nehzatetarjome.ir